الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں تین بار — ایڈیٹر: غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان — رجسٹرڈ ایل ۳۵

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۶۷ — مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۳۱ء یوم پنجشنبہ — مطابق ۲۱ رجب ۱۳۵۰ھ — جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت آجکل ناساز ہے۔ کھانسی اور نزلہ کی شکایت بدستور ہے۔ کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ امید کی جاتی ہے۔ حضور عنقریب قادیان میں تشریف فرما ہونگے۔

سیدہ ام طاہر حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ابھی تک بیمار ہیں۔ اور لاہور ہسپتال میں زیر علاج۔ توجہ سے ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

۲۹-۳۰ نومبر بھٹیاں ضلع گورداسپور میں عظیم الشان جلسہ ہؤا جس میں قادیان سے بہت سے اصحاب شامل ہوئے۔ اجرائے نبوت۔ وفات مسیح۔ اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے مسائل پر مباحثات بھی ہوئے۔ ہماری جماعت کی طرف سے حافظ مبارک احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ اور مولوی محمد سلیم صاحب مناظر تھے۔ تفصیلی رپورٹ بعد میں درج کی جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور اس کے صدر محترم کی بیش بہا خدمات

کا

مسلم نمائندگان جموں و کشمیر کی طرف سے اعتراف

سیکرٹری صاحب مسلم پبلسٹی بیورو سری نگر کشمیر ۲۹ نومبر کو حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے انڈین پریس کے بعض حلقوں میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے خلاف جس نے مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔ بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ جسے مدنظر رکھتے ہوئے مسلم نمائندگان کشمیر (سوائے میر واعظ محمد یوسف) حسب ذیل بیان اخبارات کے نام بھیجتے ہیں:۔

ہم نمائندگان کشمیر بالکل یک زبان ہو کر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں اور اس کے معزز و محترم صدر کے غایت درجہ ممنون و مشکور ہیں۔ نمائندگان جموں و کشمیر نے ایک خاص اجلاس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمات کی تعریف کی ہے اس کے خلاف جو پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ وہ قطعاً بے بنیاد اور تحریک کشمیر کے مخالفین کا تراشیدہ ہے۔ انقلاب ۲۷ نومبر میں شیخ محمد عبداللہ صاحب کی طرف جو تقریر منسوب کی گئی ہے وہ بے بنیاد ہے۔ شیخ صاحب موصوف اس تاریخ کو ہندواڑہ میں تھے۔ اس بیان پر مولانا احمد اللہ میر واعظ ہمدانی۔ خواجہ سعد الدین شال۔ سید حسین شاہ جلالی۔ مولوی شہاب الدین اور شیخ محمد عبداللہ کے دستخط ہیں۔ اشائی صاحب کے دستخط اس لئے نہیں۔ کہ کمیشن میں لئے جانے کے بعد وہ قومی نمائندہ نہیں رہے۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب نے نمائندگان پریس کو متنبہ کیا ہے۔ کہ غیر ذمہ وار رپورٹیں نہ ارسال کیا کریں۔ میر واعظ محمد یوسف کے خلاف جذبات روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔

مسلمانانِ جموں کی داد رسی

کے لئے

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی جدوجہد

صدرِ محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو مسلم نمائندگانِ جموں نے ایک طویل بیان ارسال کیا۔ جس میں تفصیلاً بتایا گیا تھا۔ کہ وہ اس تحقیقات میں کیوں حصہ نہیں لیتے۔ جو فسادات کے سلسلہ میں وہاں کی مقامی پولیس کر رہی ہے۔ سب سے اہم وجہ جو انہوں نے بیان کی۔ یہ ہے۔ کہ گذشتہ معاندانہ رویہ کی وجہ سے مسلمانوں کو مقامی پولیس پر قطعاً کوئی اعتماد نہیں رہا۔ کیونکہ وہ ان کی اشد ترین مخالفت کرتی رہی ہے اس بیان میں ریاستی پولیس کی دشمنی کی مختلف کارروائیاں بھی درج ہیں۔ اور واقعات سے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ ریاستی پولیس نہ صرف یہ کہ مسلمانوں سے عداوت اور دشمنی کرتی رہی ہے بلکہ حقیقتاً وہ ان مظالم میں عملاً شریک تھی۔ جو مسلمانوں پر کئے گئے ؛

یہ حالات معلوم ہونے پر پریزیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ایک نمائندہ جموں بھیجا۔ نیز مسٹر ای۔ ایم۔ جنکنز سپیشل آفیسر جموں کو ایک مکتوب بھی ارسال کیا۔ جس میں اسے صورتِ حالات سے پوری طرح آگاہ کیا گیا تھا۔ کشمیر کمیٹی کے نمائندہ نے مسٹر جنکنز اور مسٹر لاتھر سے ملاقات کی۔ اور مسلم نمائندگان کے ساتھ واقعات پر گفت و شنید کے بعد ایک ایسا سمجھوتہ کرانے میں کامیاب ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک طرف تو مسلمانوں نے حکام سے تعاون کا مشروط فیصلہ کر لیا ہے۔ اور دوسری طرف جموں میں متعین برطانوی افسروں نے ان کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ پولیس کی تحقیقات کی گہری نگرانی کریں گے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ پورا پورا انصاف کرینگے اور مزید برآں پوری کوشش کریں گے۔ کہ برطانوی ہند سے بہترین پولیس آفیسر تحقیقات کے لئے منگوائے جائیں۔ اس تصفیہ کے بعد جموں کے مسلمانوں نے حکام سے تعاون شروع کر دیا ہے۔ اور کئی گرفتاریاں متوقع ہیں ؛

کشمیر کے مسلمانوں کی امداد

کیلئے

مسلمان وکلاء کی ضرورت

احباب کو علم ہے۔ کہ اس وقت کشمیر و جموں کے ناگوار واقعات اور مسلمانانِ ریاست کی شکایات کی تحقیقات کے لئے دو کمیشن کام کر رہے ہیں چونکہ ریاست کے مسلمان قانونی واقفیت زیادہ نہیں رکھتے۔ اور کمیشن کے سامنے شہادات پیش کرنے کے لئے ان کا قانونی طور پر مرتب کرنا قانون دان لوگوں کا ہی کام ہے۔ اور وقت بہت کم ہے۔ اس لئے اس کام کے لئے ایسے محنتی قابل اور بے نفس مسلمان وکلاء کی فوری ضرورت ہے۔ جو ایک دو ماہ کے لئے اپنی خدمات اس قومی کام کے لئے پیش کر سکیں۔ قومی درد رکھنے والے احباب سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس خدمت میں شریک ہو کر اپنے مظلوم۔ اور قابلِ امداد بھائیوں کی ضرور امداد فرمائیں گے ؛

اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والے احباب سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیان سے خط و کتابت کریں ؛

سرینگر کی تھجہ مسجد واپس کر دی گئی

پچاس ہزار کے مجمع میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے شکریہ کی قرارداد

سری نگر ۔ ۳۰۔ نومبر کو سکرٹری مسلم پبلسٹی بیورو نے الفضل کے نام حسب ذیل تار بھیجا ہے :-

پتھر مسجد مدتِ مدید اور عرصۂ طویل کے بعد مسلمانوں کے سپرد کر دی گئی۔ کل رسم افتتاح عمل میں آئی۔ ۵۰۰۰۰ ہزار مسلمان اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اتنا عظیم الشان ہجوم اس سے پہلے یہاں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ کہ اتنے عظیم الشان ہجوم میں کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش نہیں آیا۔ خواجہ سعدالدین شال صاحب کے زیرِ صدارت جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولانا میرک شاہ صاحب رکن آل انڈیا کشمیر کمیٹی عبداللہ صاحب وکیل میاں احمد یار صاحب مظفر آبادی شیخ محمد عبداللہ صاحب اور دیگر مقررین نے نہایت موثر اور برجستہ تقریریں کیں جس کے بعد حسب ذیل قرارداد منظور ہوئیں

(۱) میاں احمد یار صاحب مظفر آبادی نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے شکریہ کی قرارداد پیش کی۔ جو پیر حسام الدین صاحب کی تائید اور حاضرینِ جلسہ کی اتفاق رائے سے منظور ہوئی ؛

(۲) دوسری قرارداد کے ذریعہ سے قرار پایا۔ کہ مسجد ہر فرقہ کے مسلمانوں کے لئے کھلی رہے۔ اور مسجد میں کوئی ایسی تقریر نہ کی جائے جس سے کسی فرقہ کے جذبات مجروح ہوں۔ نیز تمام مسلمانوں کو مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہو ؛

(۳) چونکہ ریاست مسجد کی شکستہ حالت کی ذمہ دار ہے۔ اس لئے فی الفور اس کی مرمت کرائے ؛

شہر میں مسجد کی واپسی پر جشن منایا جا رہا ہے۔ جابجا دروازے بنائے گئے۔ جو رنگین شالوں۔ پتوں اور قطعات سے آراستہ کئے گئے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ہاؤس بوٹ سری نگر کے رضاکاروں نے پھولوں۔ پتوں۔ اور قطعات سے عوام کی طرف سے شاندار طریق پر آراستہ کیا۔ نیز ہاؤس بوٹ اور گھاٹ اور شہر میں چراغاں کیا گیا جس سے تمام خطہ بقعۂ نور بن گیا۔ یہ مبارک تقریب تاریخ کشمیر میں ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گی ؛

طالب پور بھنگواں ضلع گورداسپور

میں

۵-۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کو مناظرہ

۵-۶- دسمبر ۱۹۳۱ء کو طالب پور بھنگواں ضلع گورداسپور میں ایک اہم جلسہ ہوگا۔ اور یقین غالب ہے۔ کہ مناظرہ بھی ہو جائیگا ارد گرد کی احمدی جماعتوں کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے مندرجہ ذیل جماعتوں کے احباب خصوصیت سے جانے کی کوشش فرمائیں :-

جماعت احمدیہ قادیان ؛ جماعت احمدیہ بھیرو چیچی ؛
〃 〃 اوجلہ ؛ 〃 〃 ستھیالی ؛
〃 〃 کرتوال ؛ 〃 〃 کاہنووان ؛
〃 〃 اٹھوال ؛

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد

جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے تیار ہو جائیں

مبارک ایام

وہ مبارک اور روح پرور ایام جن میں ہزاروں عاشقانِ احمدیت دیارِ محبوب کی زیارت کے لئے لاکھوں مسرتیں اپنے سینہ و دل میں پنہاں کئے ہوئے گھروں سے دیوانہ وار نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اور وہ بابرکت لمحات جن کی انتظار میں جماعت احمدیہ کے نفوس نہایت ہی بے چینی سے اپنے دن گزار رہے ہوتے ہیں۔ بہت قریب آگئے۔ یعنی جلسہ سالانہ میں اب صرف چند روز ہی باقی ہیں۔

جلسہ سالانہ کی بنیاد مقدس ہاتھوں سے

جلسہ سالانہ وہ مبارک اجتماع ہے۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منشائے الٰہی کے ماتحت اس زمانہ میں رکھی۔ جبکہ دنیا ضلالت و گمراہی میں گرفتار تھی۔ جب مالوفاتِ ارضی سے محبت رکھنے والے خدا کو بھول چکے تھے۔ جب ہدایت و رشد کا سورج افقِ آسمان سے غروب ہو گیا تھا۔ اور جب امتِ مسلمہ قرآنِ مجید اور حقائقِ فرقانیہ سے بے خبر ہو چکی تھی۔ اور اس طرح انتظام فرما دیا۔ کہ جو لوگ قرب الی اللہ کے متمنی ہوں وہ ہر سال ارضِ حرم میں جمع ہو کر مائدہ روحانی سے وہ غذا حاصل کرسکیں۔ جو انہیں ہر جھوٹی اشتہاء سے مستغنی کردے۔ اور وہ آبِ زلال پی سکیں۔ جو ان کی نفسانیت کی آگ کو سرد کر دے۔

جلسہ سالانہ کی غرض و غایت

چنانچہ اس کی غرض و غایت حضور کے اپنے الفاظ میں حسبِ ذیل ہے:۔

"در تمام مخلصین داخلینِ سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو۔ کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے۔ کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولا کریم اور رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت دل پر غالب آئے۔ اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے۔ جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا خرچ کرنا ضروری ہے .... کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ کرنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت۔ یا کمی مقدرت۔ یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا۔ کہ وہ صحبت میں آکر رہے۔ یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آئے ...... لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے۔ کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں۔ جس میں اگر خدا تعالےٰ چاہے۔ بشرطِ صحت و فرصت و عدمِ موانع قویہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں"

علمی و روحانی ترقیات کے دن

جو لوگ اس مبارک تقریب میں شرکت کر چکے۔ اور اس لذت سے آشنا ہو چکے ہیں۔ وہ تو سال بھر اس کی انتظار میں گن گن کر دن گزارتے ہیں۔ لیکن جو کسی نہ کسی وجہ سے اب تک اس سعادت سے محروم ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان ایام میں جو معارفِ قرآنی بیان فرماتے ہیں۔ اور روحانی علوم کے جو دریا بہاتے ہیں۔ ان کی قدر و قیمت کا اندازہ ایک دفعہ شامل ہونے سے ہی ہوسکتا ہے۔ حضور کے علاوہ بزرگانِ سلسلہ بھی ان دنوں بیش بہا علمی فوائد جماعت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ جو علم ان دو چار دنوں میں جماعت کو دے دیا جاتا ہے۔ وہ سالوں کے مطالعہ میں بھی انفرادی طور پر ایک شخص کو حاصل نہیں ہو سکتا۔

ان علمی ترقیات کے علاوہ اس مبارک تقریب میں شمولیت ایمان و بصیرت میں بے حد ترقی کا موجب ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ وہ شخص جو بار بار قادیان نہیں آتا مجھے اس کے ایمان کے متعلق ڈر لگا رہتا ہے۔ چنانچہ عبدالحکیم ڈاکٹر جب مرتد ہو گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق اسی خیال کا اظہار فرمایا۔ کہ وہ قادیان بہت کم آیا کرتا تھا۔ پس اس لئے اول تو یہی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جتنی جلدی ممکن ہو۔ قادیان آیا جائے۔ لیکن جو لوگ اپنے حالات کی مجبوری کی وجہ سے ایسا نہیں کرسکتے۔ انہیں کم سے کم اس مبارک تقریب سے تو کسی صورت میں بھی محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ جو منشائے الٰہی کے ماتحت مرسلِ یزدانی نے خاص طور پر اپنی جماعت کی روحانی اصلاح و ترقی کے لئے پیدا کی ہے۔

جلسہ سالانہ اور ایمانی ترقی

قادیان کی ہر ایک چیز اور اس سرزمین کا ایک ایک ذرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ حضور جب مبعوث ہوئے۔ تو دنیا نے آپکی اشد ترین دشمنی کی۔ آپ پر قتل کے مقدمے قائم کئے۔ آپ کو ہلاک کرنے کے لئے ہر ممکن تدبیر کی۔ کافر اور دجال نام رکھا۔ اور بڑے بڑے مولویوں نے قادیان کے رستوں پر بیٹھ کر لوگوں کو یہاں آنے سے روکا لیکن جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک شخص قادیان کو ہجوم خلق سے ارضِ حرم بنا ہوا دیکھتا ہے گویا وہ اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالےٰ کی تائیدات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب آپ کے گاؤں والے بھی آپ سے آشنا نہ تھے۔ اور جس کے متعلق حضور خود تحریر فرماتے ہیں۔

میں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ ہے قادیاں کدھر

ایسے زمانہ میں آپ نے عالم الغیب خدا سے خبر پاکر اعلان کر دیا۔ کہ یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَأْتِیْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ چنانچہ جلسہ سالانہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے۔ نہ صرف ہندوستان کے ہر حصہ سے بلکہ دنیا کے دور افتادہ خطوں سے لوگ اس موقعہ پر قادیان میں آتے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر فطرتاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر الٰہی طاقت آپ کے ساتھ کام نہ کر رہی ہوتی۔ تو ظاہری طور پر ایسی شدید مخالفتوں کے باوجود ان لوگوں کو کون یہاں کھینچ کر لے آیا۔ اور یہ نظارہ جہاں ایک احمدی کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔ وہاں ایک سعید اور نیک فطرت انسان کے لئے اس کے اندر سامانِ رشد و ہدایت بھی موجود ہے۔

غیر احمدی اصحاب کو بھی ہمراہ لائیں

اس لئے ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ساتھ اپنے غیر احمدی احباب و متعلقین کو بھی لائے۔ کیونکہ گو زبانی تبلیغ بھی نہایت مؤثر چیز ہے۔ مگر سالانہ جلسہ کے اجتماع کا نشان اپنے اندر خاص عظمت و شان رکھتا ہے۔ پھر احمدیوں کے عقائد و اعمال اور ان کے مشاغل کے قریب سے مشاہدہ کرنے کا اس سے بہتر موقعہ کبھی نہیں مل سکتا۔

بعض لوگ بددیانت اور راستی سے دُور لوگوں کی باتوں میں آکر احمدیوں کے عقائد و اعمال وغیرہ کے متعلق نہایت عجیب و غریب خیالات رکھتے ہیں۔ اور انہیں لاکھ سمجھایا جائے۔ ایک بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے ایسے لوگوں کو کوشش کرکے اگر یہاں لایا جائے۔ تو اُن کی غلط فہمیوں کا ازالہ نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔

اس سال کے جلسہ کی ایک خصوصیت

اس سال کے جلسہ میں شمولیت ایک اور لحاظ سے بھی نہایت ضروری ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ اس وقت دُنیا ایک خوفناک کشمکش میں مبتلا ہے۔ اور مسلمانوں کا مستقبل خصوصیت سے خطرات سے گھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اور اس تھوڑے سے عرصہ کی جد وجہد اور کوشش پر آئندہ قومی زندگیوں کا انحصار ہے۔ جو قوم اس وقت غفلت کا شکار رہے گی۔ یا غلط قدم اٹھائے گی۔ وُہ ایک ابدی مصیبت کا شکار ہو جائے گی۔ اس سے جماعت احمدیہ کے ہر فرد پر واجب ہے۔ کہ وُہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں آئے۔

اور اس عظیم الشان ہستی کی ہدایت سے براہ راست مستفید ہو کر جس کی معاملہ فہمی اور تدبر و فراست کا سکہ دشمن تک بھی مانتے لگ گئے ہیں۔ آئندہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا شروع کر دے۔ دشمن جو ہر لحاظ سے طاقتور اور ہر قسم کے سامان سے آراستہ ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو مٹا دینے یا کم از کم ان کی جداگانہ ہستی کو معدوم کر دینے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اور مسلمانوں کی کمزور۔ بے زر۔ اور قلیل التعداد قوم کا ایسے طاقتور دُشمن کا کامیابی سے مقابلہ کرنا اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک کسی ایسے شخص کی فراست سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ جو خدا تعالےٰ سے براہ راست روشنی حاصل کر رہا ہو۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ہمارا یہ کہنا۔ کہ حضورؐ ہی اس کے اہل ہیں۔ کسی خوش اعتقادی پر مبنی نہیں۔ بلکہ محض واقعیت کا اظہار ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں سیاسی اور انقلابی تحریکات کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہر تحریک کے آغاز میں حضورؐ نے جو راہ تجویز فرمائی۔ دُنیا کو پھر پھرا کر آخر وہیں آنا پڑا۔ اس لئے ہر بہی خواہ ملتِ اسلامیہ کا فرض ہے۔ کہ اور نہیں تو قومی فلاح و بہبود کے خیال سے ہی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضورؐ کے ارشادات گرامی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔

آج کل دُنیا کی اقتصادی حالت خراب ہے۔ اور ممکن ہے اس بنا پر کوئی شخص قادیان آنے میں تامل کرے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہاں آکر اور جلسہ کے دنوں میں یہاں رہ کر جو دینی و روحانی فوائد حاصل ہونگے۔ ان کی قیمت ان چند روپوں کے مقابلہ میں بہت ہی زیادہ ہے۔ جو سفر میں خرچ آئیں گے

چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی قابلیت

جس وقت حکومتِ پنجاب نے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے گول میز کانفرنس کا رُکن منتخب کرکے اپنی مردم شناسی کا ثبوت دیا۔ تو عدم واقفیت کی وجہ سے بعض لوگوں میں کچھ بے چینی سی پیدا ہوئی تھی۔ لیکن آپ نے کانفرنس میں مسلمانوں کی جو قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اور جس خوبی اور قابلیت سے مسلم مفاد کی حمایت کی ہے۔ اس کا عام طور پر اعتراف کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ہندو اور کانگرسی بھی آپ کی قابلیت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں:۔

کانگرسی اخبار "تیج" دہلی کا لنڈنی نامہ نگار گول میز کانفرنس کی اہم شخصیتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"مسلم ڈیلی گیٹوں میں چودھری ظفر اللہ خاں نے خاص شُہرت حاصل کی ہے۔ حالانکہ وُہ ہمیشہ فرقہ پرستی کا راگ گاتے رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی وُہ اپنی قابلیت کے باعث سر محمد شفیع مسٹر جناح۔ اور ڈاکٹر شفاعت احمد خاں پر سبقت لے گئے ہیں"

(۲۷ - نومبر ۱۹۳۱ء)

الفضل ما شھدت بہ الاعداءُ یعنی فضیلت وُہی ہے۔ جس کا اعتراف کرنے پر دُشمن بھی مجبور ہو جائے۔ اور باوجود اس کے کہ بقول نامہ نگار "تیج" چودھری صاحب موصوف کی "فرقہ پرستی" اس کے لئے ایک ناخوشگوار چیز تھی۔ لیکن اس قدر شدید اختلافات کے باوجود آپ کے متعلق اس کا ایسے شاندار الفاظ میں ذکر کرنا بتاتا ہے۔ کہ آپ غیر معمولی قابلیت رکھتے ہیں:

اچھوت اور ہندو

ایک طرف تو گاندھی جی اور دُوسرے ہندو لیڈر گول میز کانفرنس میں اچھوتوں کو ہندو قوم کا ایک حصہ ثابت کرنے کے لئے ایڑی۔ چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ان کا سب سے زیادہ ہمدرد اور خیر خواہ بتا رہے ہیں۔ تا ان کی تعداد سے فائدہ اٹھا کر حکومت میں زیادہ سے زیادہ حصے لے سکیں۔ اور دوسری طرف یہ حالت ہے۔ کہ [illegible] کے ایک اچھوت کی بیوی۔ ایک براہمن دیوتا کے پاس سے گزر کر اسے ناپاک کر گئی۔ اچھوت غریب اپنی بیوی کی اس گستاخی کی معافی مانگنے کے لئے برہمن کے پاس گیا۔ مگر وُہ اس قدر خفا اور آپے سے باہر ہو رہا تھا۔ کہ اس اچھوت کو وہیں پر مار کر ہلاک کر دیا:

خود گاندھی جی کے شہر کا واقعہ ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے اقتصادی مشکلات کی بنا پر اچھوتوں کے لئے علیحدہ سکول بند کرکے عام سکولوں کے دروازے ان پر کھول دیئے گئے۔ تو اونچی ذات کے ہندو اس توہین کو برداشت نہ کر سکے۔ اور حکومت پر چونکہ کوئی زور نہ چل سکتا تھا۔ اس لئے "عضوِ ضعیف" یعنی اچھوتوں کے سر ہو گئے۔ ان کی فصلیں برباد کر ڈالیں۔ کنوؤں میں مٹی کا تیل ڈال کر پانی ناقابلِ استعمال کر دیا۔ اور انہیں عام سڑکوں اور گزرگاہوں پر چلنے کی ممانعت کر دی:

کیا دُنیا کا کوئی منطقی یا فلسفی ہمیں سمجھا سکتا ہے۔ کہ ایک دوسرے سے اس قدر بغض۔ عداوت۔ نفرت۔ حقارت اور اختلاف رکھنے کے باوجود اگر اچھوت ہندوؤں کا حصہ ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ مسلمان اور عیسائی جن سے ہندو یقیناً اس سے بہت کم نفرت کرتے ہیں۔ ہندوؤں سے علیحدہ سمجھے جائیں:

کشمیر کے مظلوم مسلمان اور بنگال کے ہندو انارکسٹ

فری پریس کی اطلاع کے مطابق وزیر ہند نے گاندھی جی سے صاف صاف کہہ دیا ہے۔ کہ "گورنمنٹ بنگال سے انارکسٹوں کا خاتمہ کرنے پر تُلی ہوئی ہے"!

یہ خبر اگر صحیح ہے۔ تو اس کے معنے زیادہ سے زیادہ یہ ہونگے کہ وُہ گمراہ لوگ جو نہتے۔ پُرامن اور بے خبر انسانوں کو ہلاک کرتے۔ یا ہلاک کرنے کے منصوبے کرتے رہتے ہیں۔ انہیں ان قبیح افعال سے روک کر پُرامن شہریوں کی جان و مال کی حفاظت کا انتظام کیا جائے گا۔ لیکن ہندو اخبارات اس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ اور اسے حکومت کی طرف سے انتہائی تشدد کی تیاریاں قرار دے رہے ہیں۔ مہاشہ کرشن کا اخبار "پرتاپ" (۲۹۔ نومبر) اسے غلط طریقہ بتاتا ہے۔ اس کے نزدیک انارکزم کو مٹانے کا صحیح طریق یہ ہے۔ کہ ہندوستان کو سوراجیہ دے دیا جائے۔ اور کسی قسم کا تشدد کرنے کی بجائے انتہائی دلجوئی کا برتاؤ کیا جائے:

اس کے بالمقابل کشمیر کا معاملہ ہے۔ وہاں نہایت پُرامن۔ مظلوم اور بے کس و بے بس مسلمانوں کو ڈوگرے نہایت درندگی کے ساتھ بلاوجہ اور بلاسبب گولیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اور ان پر انسانیت سوز مظالم ڈھا رہے ہیں۔ جنہیں مسلمان نہایت صبر و استقلال اور خاموشی کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ اور مقابلہ کے لئے ہاتھ تک نہیں اٹھاتے۔ ان کی طرف سے آجتک کسی قسم کی قانون شکنی یا تشدد کا ارتکاب نہیں کیا گیا۔ لیکن مہاشہ کرشن کے دُوسرے اخبار "پرکاش" (۲۹۔ نومبر) کے نزدیک حکومت کشمیر کا یہ طریق بھی غلط ہے۔ اور اسے اس "کمزور پالیسی" کو ترک کرکے انتہائی تشدد سے کام لینا چاہیئے۔

کیا آپ جانتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ جن انقلاب پسندوں انارکسٹوں اور قاتلوں کی سزادہی کے لئے حکومت کی طرف سے آئینی کارروائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

صبر اور بزدلی میں فرق

کوئی بزدل خدا کی مقدس جماعت میں شامل ہونے کے قابل نہیں!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۱ء بمقام لاہور مسجد احمدیہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں بیان کیا تھا۔ کہ مومن کو مشکلات اور تکالیف کے وقت

صبر اور دعا

سے کام لینا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے ان ذرائع کو اختیار کرنا چاہیئے۔ جو خدا تعالیٰ نے تجویز فرمائے یا پسند فرمائے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ عام طور پر

صبر اور بزدلی میں فرق

نہیں محسوس کرتے۔ میں نے گذشتہ جمعہ کا خطبہ دیا ہی تھا۔ کہ امرتسر میں سیرۃ النبی کے جلسہ کا سوال میرے سامنے آگیا۔ جس سے میری طبیعت میں ایک احساس پیدا ہوا۔ اب بھی ہے۔ اور اس وقت تک رہیگا۔ جب تک اس واقعہ کی ہماری امید اور توقع کے مطابق تشریح نہ ہو جائیگی۔ وہ احساس یہ ہے۔ کہ بعض نے وہاں اس

مومنانہ جرأت اور دلیری

سے کام نہیں لیا۔ جو

مومن کا خاصہ

ہے۔ بے شک ہم صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ لیکن صبر بالکل اور چیز ہے اور مومنانہ جرأت اور بہادری سے کام لینا اور چیز۔

صبر کے معنی

یہ ہیں۔ کہ وہ امور جن کی شریعت نے حد بندی کر دی ہے۔ ہم اس حد کے اندر رہتے ہیں۔ اور جس وقت تک ممکن ہو پر امن ذرائع سے اپنے حقوق حاصل کرتے ہیں یہاں تک کہ شریعت مقابلہ کی اجازت دیدے۔ یا اللہ تعالیٰ مقابلہ کا حکم دے دے۔ ورنہ صبر کے یہ معنی نہیں۔ کہ انسان اپنے حقوق چھوڑ دے۔ یا انسان اپنا کام ترک کر دے۔ یا انسان اپنے مقصد کو نظر انداز کر دے۔ اسلام کی تبلیغ اور سلسلہ احمدیہ کا پیغام دنیا تک پہنچانا

ہمارا مقصد

ہے۔ ہمارا مدعا ہے۔ اور ہمارا سب سے ضروری اور اہم کام ہے۔ جو چیز اس کے رستہ میں روک ہو۔ جو بات سلسلہ کے عزاز و قائم خلاف ہو اس کے مقابلہ کے لئے

ہر ممکن قربانی

کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور ہماری جماعت کے ہر فرد کو اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

حقیقی صابر اور بزدل میں فرق

ہی یہی ہے۔ کہ صابر اس وقت صبر کرتا ہے جب شریعت کہتی ہے۔ کہ صبر کرو۔ لیکن جہاں دین کے وقار اور اعزاز کا سوال آجائے دنیا کو دکھا دیتا ہے۔ کہ اس جیسا کوئی بہادر نہیں۔ اور وہ کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا۔ لیکن بزدل کی یہ علامت ہوتی ہے۔ کہ اس کا صبر شریعت کے احکام کے ماتحت نہیں ہوتا۔ وہ جو رویہ خود بخود اختیار کرتا ہے اس کا نام تو صبر رکھتا ہے لیکن در حقیقت وہ صبر نہیں ہوتا۔ اور اس کا انجام ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ وہ صبر نہیں تھا۔ بلکہ بزدلی تھی۔ میرے نزدیک کسی شہر اور کسی گاؤں کی جماعت کو

یہ برداشت نہیں کرنا چاہیئے

کہ تبلیغ احمدیت روک دی جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کرنا تو ایسی مشترک چیز ہے۔ کہ جو شخص مسلمان کہلا کر اس کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ اپنے

خبث باطن کا اظہار

کرتا ہے۔ لیکن ان چیزوں کو جن میں دنیا سے ہمیں اختلاف ہے۔ ان کے متعلق آواز کو بھی کوئی دبا نہیں سکتا۔ اور میرے نزدیک مومن کا یہ خاصہ ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں تبلیغ کی آواز کو دبایا جائے۔ وہاں

اور زیادہ زور کیساتھ

بلند کی جائے۔ اور اگر کسی کے دبانے سے کوئی شخص تبلیغ احمدیت کی آواز بند کر دیتا ہے۔ اور خوش ہو جاتا ہے۔ تو وہ صابر نہیں۔ بلکہ بزدل ہے۔ ہمیں تو چاہیئے۔ کہ اگر کسی جگہ ہم ایک جلسہ کرنا چاہیں۔ اور مخالف اسے بزور روک دیں۔ تو وہاں

ایک کی بجائے دس

کریں۔ اور اگر کسی جگہ ہماری جماعت کے ایک آدمی کی آواز دبائی جائے تو تمام جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس وقت تک صبر نہ کرے۔ جب تک ایک کو تبلیغ احمدیت کی آزادی نہ حاصل ہو جائے۔ پس یاد رکھو۔ صبر اور چیز ہے۔ اور بزدلی اور چیز۔ صبر کے معنے یہ ہیں۔ کہ اگر کوئی تمہیں گالی دے۔ تو تم اسے گالی نہ دو۔ اگر کوئی تم پر ظلم کرے۔ تو اس وقت تک ظلم کا جواب نہ دو۔ جب تک شریعت تمہیں جواب دینے کی اجازت نہیں دیتی لیکن صبر کے یہ معنی نہیں۔ کہ دفاع چھوڑ دو۔ اور دین کے معاملہ میں ذلت برداشت کرو۔ اگر مذہب یہ کہے۔ کہ ذلت برداشت کرو۔ اور بے غیرتی سے کام لو۔ تو وہ خوبصورتی پیدا کرنے کی بجائے بدصورتی پیدا کرے گا کیونکہ اس طرح

بہادری اور دلیری

فنا ہو جائے گی۔ اور بزدلی پیدا ہو جائے گی۔ اور بزدلی خوبصورتی نہیں بلکہ بدصورتی ہے۔ بہادری تو ایسی چیز ہے۔ کہ بری جگہ بھی اگر اس کا اظہار ہو۔ تو اچھی لگتی ہے۔ دیکھو کانگرس والوں کے طریق کار سے ہمیں اختلاف ہے اور ہم ان کے طرز عمل کو جائز نہیں سمجھتے۔ لیکن ان میں سے بھی جن لوگوں نے جہاں صحیح قربانی اور ایثار کا ثبوت دیا۔ اس کی طرف ہر شخص پسندیدگی کی نظر ڈالیگا۔ پھر اگر قربانی اور ایثار کا جذبہ صحیح طور پر استعمال کیا جائے۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ایسی قربانی اور ایثار انسان یا قوم کی خوبصورتی کو نہ بڑھائیگا۔

انسانوں کی خوبصورتی

سیرت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور قوموں کی خوبصورتی تو صرف سیرت ہی سے ہوتی ہے۔ بعض انسانوں کی شکل کی خوبصورتی ان کی سیرت کی بدصورتی کو ڈھانپ دیتی ہے۔ لیکن قوم کی تو کوئی شکل نہیں ہوتی۔ اس کی صورت ہی سیرت ہوتی ہے۔ اگر اس کی سیرت خوبصورت ہو تو ہر ایک کے دل میں اس کی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ اور قوموں کی سیرت بہادری اور جرأت سے ہی بنا کرتی ہے۔

مجھے سن کر افسوس ہوا۔ کہ

امرتسر میں

ایک احمدی طالب علم کو جو جلسہ کی منادی کر رہا تھا۔ جب جلسہ روک دیا گیا

والوں نے مارا۔ اور زخمی کر دیا۔ تو بعض مقامی لوگوں نے خوف کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ اب کسی اور کو منادی کرنے کے لئے نہیں جانا چاہیئے میرا تو یہ خیال ہے۔ کہ جب ایک احمدی کو جلسہ کا اعلان کرتے ہوئے مارا پیٹا گیا تھا۔ تو وہاں جسقدر احمدی تھے۔ ان میں سے

ہر ایک کا فرض

تھا۔ کہ جانے کے لئے تیار ہوتا۔ اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا جاتا جتی کہ جب ایک بھی احمدی ہوتا رہتا۔ اور اس شرارت کی روح کو کچل کر رکھ دیتا۔ جو ہماری آواز کو دبانے کے لئے کی جا رہی تھی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو کانگرس کو دیکھ کر ایسی جماعت پیدا ہو رہی ہے جو وحشت کو بہادری سمجھتی ہے اور دوسری طرف ایسے لوگ ہیں جو بزدلی کو صبر قرار دیتے ہیں لیکن یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ بہادری وحشت کا نام ہے۔ اور نہ بزدلی صبر کہلا سکتی ہے آج کل ہیں وہ دن نہیں نظر آتے۔ جب لوگ محض تبلیغ کے لئے جاتے تھے مار کھاتے گھر جاتے۔ وہ گالیاں کھاتے۔ مگر پھر جاتے۔ اور نہایت جوش سے کام کرتے۔ یہی لاہور اور امرتسر کے احمدیوں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ شہر کے مختلف محلوں میں تبلیغ کے لئے جاتے۔ تو انہیں گالیاں دی جاتیں ماریں کھاتے۔ مگر وہ پھر جاتے اور بار بار جاتے۔ کیا یہ دین کو ایسی قربانیوں کی ضرورت نہیں رہی یا ہماری عزتیں اتنی بڑھ گئی ہیں۔ کہ ہم ان قربانیوں کو اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ اور کر نہیں سکتے۔ ان میں سے کوئی بات بھی صحیح نہیں۔ دین کو اب بھی ویسی ہی

قربانیوں کی ضرورت

ہے۔ اور ہمیں اگر عزت حاصل ہوگی۔ تو ان قربانیوں کے ذریعہ ہی ملے گی۔ اس وقت تو جماعت اتنی ترقی نہ کی تھی۔ اور کوئی نہ کہہ سکتا تھا۔ کہ کسی جگہ ہماری جماعت کا کوئی جتھہ ہو سکتا ہے۔ مگر اب یہ کیفیت ہے چنانچہ امرتسر ہماری جماعت کے لوگ آئے جہاں پہلے مخالفین نے جلسہ کیا تھا۔ اور جلسہ کیا۔ جبکہ اب ہماری یہ حالت ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ

ہماری جماعت کے لوگ

جرات اور دلیری کا کام نہ لیں۔ بزدلی تو ایک اکیلے شخص کے بھی نامناسب ہے۔ کجا یہ کہ ایک جماعت ہو۔ اور پھر اس میں سے کوئی بزدلی دکھائے۔ پس جہاں میں نے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ استعانت کی نصیحت کی وہاں اس امر کو دیکھتے ہوئے۔ کہ مومن کو بہادری اور جرات سے کام لینا چاہیئے جب

امرتسر کے بعض لوگ

میرے پاس آئے۔ تو میں نے انہیں کہا آپ لوگ جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس طرح کام کریں۔ جس طرح اہم کام ہمت اور کوشش سے کئے جاتے ہیں۔ اور اگر نہیں کرنا چاہتے۔ تو یہاں کیوں آئے ہیں۔ وہاں سے یہ ہی لکھ دیتے۔ کہ ہمیں کرنا چاہتے۔ اصل ہر کام کے کرنے کا ایک رستہ اور طریق ہوتا ہے۔ اور

بڑے کام

بڑی قربانی۔ بڑی ہمت اور بڑے استقلال سے ہوا کرتے ہیں جو لوگ عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں کسی قربانی کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جو قربانی نہ کرے۔ وہ عزت نہیں حاصل کر سکتا۔ یہود کی آخر کیوں ذلیل ہو گئی۔ اسی لئے کہ انہوں نے وہ قربانی نہ کی۔ جو قوموں کو باعزت بناتی ہے۔ اب بھی

اگر کوئی یہودی بننا چاہتا ہے

تو قربانی نہ کرے۔ اور اگر صحابہؓ کی طرح عزت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو ان کی طرح قربانی بھی کرے۔ مومن کی شان یہ ہے۔ کہ جہاں قربانی کی ضرورت ہو۔ وہاں قربانی کرے۔ خواہ ساری دنیا اس کی مخالف ہو۔ اور جہاں شریعت کہے خاموش رہو۔ اور صبر سے کام لو۔ وہاں خموش رہے۔ وہ خموش اس لئے نہیں۔ کہ دشمن طاقتور ہے۔ زور آور ہے۔ اور وہ اس سے ڈرتا ہے۔ بلکہ اس لئے خموش رہے کہ اس وقت خموش رہنے کے لئے خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ ورنہ جسے ایک لمحہ کے لئے ایک ساعت کے لئے اور ایک لحظہ کے لئے بھی خیال دل میں آتا ہے کہ دشمن طاقتور ہے۔ اس لئے خموشی اختیار کرنی چاہیئے۔ ایسا شخص بزدل ہے۔ اور کوئی بزدل خدا تعالیٰ کی مقدس جماعت میں داخل ہو سکنے کے قابل نہیں۔ ہاں جو شخص اس لئے خموش رہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے خموش رہنے کا حکم دیا ہے۔ اور خواہ ساری دنیا بھی اس کی خموشی کا نام بزدلی رکھے۔ وہ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ صبر سے کام لیتا ہے پس میں جہاں جماعت کو ان مواقع پر جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے صبر سے کام لینے کا حکم دیا ہے۔ صبر کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ وہاں دوسرے حصہ کے متعلق بھی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ امرتسر کا جو تازہ واقعہ پیش آیا ہے۔ وہ بہت تکلیف دہ ہے۔ گو یہ ایک جگہ کا واقعہ ہے۔ مگر ہر جگہ ایسا واقعہ پیش آ سکتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ ایسے واقعات پیش آئیں گے جن میں ہماری جماعت کے لوگوں کے صبر کی آزمائش ہوگی اور انہیں بہادری اور جرات دکھانے کا موقعہ ملے گا۔ پس میں

ہماری جماعت کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ کسی جگہ ڈر کر اسلام اور احمدیت کی تبلیغ سے خموش نہ ہو۔ اور اس طرح بزدلی کا ارتکاب نہ کرے کیونکہ ایمان اور بزدلی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ مومن وہ ہوتا ہے۔ جو یہ سمجھے۔ کہ خواہ ساری دنیا میں وہ اکیلا ہی رہ جائے۔ تو بھی یہی آواز بلند کریگا۔ اور جب تک اس کی جان میں جان ہوگی۔ کوئی اس کی آواز بند نہ کر سکے گا۔ مجھے اپنی زندگی کی بہادری کی گھڑیوں میں سے وہ گھڑی بھی بہت پیاری لگتی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر مجھے بعض لوگوں کی یہ آوازیں سنائی دیں۔ کہ کئی پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ اب کیا ہوگا۔ اور ایک شخص تو اسی وجہ سے مرتد بھی ہو گیا۔ اس وقت میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ ساری دنیا بھی احمدیت کو چھوڑ دیگی۔ تو بھی میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اس کیلئے ہر قربانی کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ

ایمان کا پہلا درجہ

ہے لیکن آخری درجہ اس سے نہیں کہتا۔ کہ آخری درجہ وہ ہوتا ہے۔ جب انسان ان باتوں میں سے گزرے اور اپنے قول پر عمل کرکے دکھائے۔ مگر پہلا درجہ ہر ایک کو حاصل کرنا چاہیئے یعنی دین کے متعلق ایسی قربانی کرنے کا عزم اور ارادہ رکھنا چاہیئے۔ آج کل کئی لوگ کہتے ہیں۔ بڑی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ آپ کو کسطرح بتائیں۔ کہ کسقدر تکالیف دی جا رہی ہیں اور کسطرح دکھائیں۔ کہ ہم کن حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ مگر یہ

محض بزدلی اور کم ہمتی ہے

کیا اگر میں ان تکالیف کو دیکھ لوں۔ تو خدا تعالیٰ کا قانون بدل جائیگا۔ اگر ان حالات اور تکالیف کو دیکھ کر میں ڈر جاؤں۔ تو میں بھی منافق ہوں گا۔ وہ چیز اچھی نہ بن جائیگی۔ جسے خدا تعالیٰ نے برا قرار دیا ہے۔ پس اپنے اندر دلیری۔ قربانی اور جرات پیدا کرو۔ تمہارے اندر یہ احساس ہونا چاہئیے۔ کہ

تمہاری آواز خدا کی آواز ہے

اور اسے کوئی دبا نہیں سکتا۔ اگر کسی میں یہ احساس نہیں۔ تو اس میں کوئی ایمان نہیں۔ وہ یا تو خود دھوکہ خوردہ ہے یا خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ اور یہ دونوں حالتیں خراب ہیں۔ مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ جری بہادر اور دلیر بنے۔ استعانت بالصبر والصلوٰۃ کرے اور جب یہ حالت پیدا ہو جاسے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر غالب نہیں آ سکتی

زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتی ہے

کہ دشمن ہمیں مار دے لیکن جس مقصد کو لیکر ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اگر یہ کام جسے ہم نے اپنا مقصد قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ تو پھر ہمارے مرنے سے یہ کام ختم نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ختم ہو جائے۔ تو یہ خدا کا کام نہیں ہو سکتا۔ اور اس صورت میں اسے ختم ہی ہو جانا چاہئیے لیکن اگر یہ خدا کا کام ہے اور یقیناً خدا کا کام ہے۔ تو ہمارے مرنے سے ختم نہیں ہو سکتا۔ اسلام پر کیسے کیسے نازک اور مشکل اوقات آئے۔

صلح حدیبیہ کے متعلق

ایک یورپین مصنف لکھتا ہے۔ اس بارے میں اگرچہ بہت باتیں بنائی گئی ہیں۔ لیکن یہ آخر شکست ہی تھی مگر آگے چل کر لکھتا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اتنی دلیری کہاں سے آگئی تھی۔ کہ اس شکست کے بعد انہوں نے بادشاہوں کو چٹھیاں لکھنی شروع کر دیں۔ اور انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دینے لگ گئے۔ جب میں نے یہ پڑھا۔ تو کہا اگر مصنف سمجھتا۔ کہ

مومن کی کمزوری

میں ہی اس کی کامیابی اور مومن کی مصیبت میں ہی اس کی فتح ہوتی ہے۔ اسلئے مومن گھبراتا نہیں۔ بلکہ اس کا دل اور طاقت بڑھتا۔ اور وہ اپنی کامیابی کو اور زیادہ قریب دیکھتا ہے۔ تو اس طرح نہ لکھتا۔ اللہ تعالیٰ

جنگ احزاب کے متعلق

فرماتا ہے جب لوگ مومنوں کو ڈراتے تھے۔ تو وہ کہتے تھے۔ خدا کا دین اور اس کا رسول کیسا سچا ہے۔ کہ اس نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ تکالیف اور مشکلات پیش آئینگی۔ پس مومن کو تکالیف اور مشکلات کمزور اور بے دل نہیں کرتیں۔ بلکہ اور زیادہ طاقتور اور جری بنا دیتی ہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والوں کی آواز کو دبایا جاتا۔ اور کوشش کی جاتی ہے۔ کہ وہ بلند نہ ہو سکے اس وقت

ہر احمدی کا فرض ہے

کہ جرات اور بہادری سے کام لے۔ کسی تکلیف اور کسی مصیبت کی پرواہ نہ کرتا ہوا۔ حق کی آواز بلند کرے۔ ورنہ یاد رکھو۔ کوئی بزدل خدا کی جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ بلکہ

ہر بزدل کاٹا جاتا ہے

اور اسی طرح الگ کر کے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ جس طرح خشک پتہ شاخ پر نہیں رہتا۔ بلکہ گرا دیا جاتا ہے۔ اور بھٹی میں جلایا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ درخت کی خوبصورتی کا موجب نہیں بنتا ؂

مذاہب غیر

دوزخ اور عیسائی مشاہیر

دوزخ کے متعلق عیسائی مشاہیر کی مختلف آراء "الحکم" کے ایک پُرانے پرچہ سے اخذ کر کے ناظرین کے معلومات میں اضافہ کے لئے درج ذیل کی جاتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

پیشوایانِ دینِ مسیحی نے دوزخ کے متعلق بہت عجیب و غریب خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور اس کی بابت صدہا قسم کی رائیں دی ہیں۔ جہنم کی تکالیف کے حصے کئے گئے ہیں:۔

سینٹ اسٹیفن کا بیان ہے۔ اگر کوئی شخص دوزخ کی تکالیف کو ایک نگاہ سے بھی دیکھ لے۔ تو فوراً اس کا دم نکل جائے۔ اور ایک لمحہ بھی وُہ زندہ نہ رہ سکے۔ دوزخ کی خاص تکالیف یہ ہیں۔ رونا۔ دانت پیسنا۔ تاریکی۔ پریشانی۔ مایوسی۔ جگ۔ خوف۔ گرز۔ ورمی۔ کیڑے۔ شیاطین کی صحبت وغیرہ۔ ہر تکلیف پر بکثرت لوگ متعین ہیں۔ اور اُن ہی کے ذریعہ سے سزا دی جاتی ہے۔ گنہگار اپنے گناہوں کے مطابق سزا دیئے جائیں گے۔ ایک ہی آگ ہے لیکن وُہ سب پر یکساں اثر نہیں کرتی:۔

بعض بطریقوں کی رائے کے مطابق جہنم میں بھی مکانات بنے ہُوئے ہیں۔ بعض کا یہ بیان ہے۔ کہ مکانات نہیں ہیں۔ بلکہ ایک گہری خندق ہے۔ ان ہی لوگوں کا بیان ہے۔ اگرچہ وہاں طرح طرح کی تکلیفیں ہیں۔ مگر مکانات نہیں ہیں:۔

آدم اسکاٹس کا بیان ہے۔ کہ سود خوار کو سونا گلا کے پلایا جائے گا۔ ریورینڈ جے فرانس کہتے ہیں۔ جہنمیوں کو موت ضرور آئیگی مگر ان کی موت ایسی ہو گی جیسے گھاس کی طرح جو بیل کے کھُروں کے نیچے روندی جاتی ہے۔ بظاہر وُہ نیست و نابُود ہو جاتی ہے مگر اس کی جڑیں پوشیدہ زمین میں باقی رہتی ہیں:۔

بطریق جان کا بیان ہے۔ دوزخی مرنا چاہیں گے۔ مگر موت ان سے بھاگے گی۔ انہیں چار قسم کی سزا سے تکلیف دی جائیگی۔ شرم۔ خوف۔ مایوسی۔ اور درد۔ نا کی شرم پر کوئی پردہ نہ ہوگا:۔

جے روم اور ٹرٹی لیو نے بارہا دوزخ کی آگ کی ایک اصلیت قبول کر کے اس کی تپش کو سخت ہولناک بتایا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ دوزخ کی آگ گندھک اور رال سے بنی ہے۔ اور اس کے بنانے والے زاب کے فرشتے ہیں۔ کافر اس آگ میں جلائے جائیں گے۔ جب اُن سے سوال کیا گیا۔ کہ غیر مادی رُوح کیونکر جلائی جائے گی۔ تو انہوں نے بیان کیا۔ کہ غیر مادی آگ سے۔ نیز پھر سوال کیا گیا۔ کہ مادی اجسام ہمیشہ تک کیونکر جل سکتی ہے۔ تو جواب دیا۔ خداوند ان میں ایسی زندگی دیگا۔ کہ وُہ جلنے پر بھی تر و تازہ رہیں گے:۔

ولیم جونیرس سے دوزخ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ وہاں کے پہاڑ اتنی جلدی پگھل جائیں۔ کہ تم ایک آنکھ کا اشارہ بھی نہ کر سکو۔ یعنی وہاں اتنی آگ ہے۔ دوزخ کی آگ کا رنگ دُھندلا اور سبز ہے۔ اور روشنی کا نام بھی نہیں۔ ہاں تاریکی عیاں ہے۔ دوزخ میں سردی بکثرت ہے۔ مگر پانی کا نام نہیں عام طور پر دوزخ میں جو کیڑے ہیں۔ وُہ مادی نہیں ہیں:۔

دوزخ کی کیفیت کو ایک اور پوپ نے یہ بیان کیا ہے ایک اتھاہ گڑھا۔ جہاں دوزخی تاریکی میں قید کئے جاتے ہیں۔ اور جو دائمی زنجیروں سے جکڑے ہُوئے ہوتے ہیں۔ ایک انگیٹھی روشن رہتی ہے۔ جس کی آگ کبھی بجھنے کی نہیں۔ جہاں دانت پیسنا۔ اور رونا ہوتا ہے۔ جہاں سانپ۔ بچھو۔ کنکھجورے۔ زہریلے جانور ہمیشہ زندہ بستے ہیں۔ جہاں بھوک اور زاری کی مداومت ہے۔ اور جہاں ایک گھنٹہ کی تکلیف یہاں کی ایک صدی کی مصائب سے بھی زیادہ دردناک ہے۔ دوزخ ربانی غضب کا آتش خیز جیلخانہ ہے جہاں نالہ و فغاں کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں:۔

جریمی ٹیلر کا بیان ہے کہ ہر دوزخی کا جسم نہایت متعفن اور سڑا ہُوا ہے۔ بمقابلہ دس لاکھ مرے ہُوئے اور سڑے ہوئے کتوں کے:۔

سینٹ جینی نیٹورا کا بیان ہے۔ کہ اگر ایک شخص کو برٹانی ملک میں آدھی رات ایک ایسے عمیق جیلخانہ میں قید کر دو جہاں برف کے ڈھیر لگے ہوں۔ تاریکی چھائی ہو۔ اور وہاں نہ میز ہو۔ اور نہ آگ ہو۔ نہ بچھونا ہو۔ اور سارے دن میں اسے ایک سوکھا ہُوا روٹی کا ٹکڑا اور انڈے کے چھلکے میں سبز رنگ کا پانی کسی رسی کے ذریعہ سے لٹکا کے پہونچا دو۔ تو اس کی یہ حالت دوزخ کی حالت کے مقابلے میں اعلےٰ درجہ کی راحت کے مترادف ہے۔ دوزخی سب شیطان کے کمرے میں بند کر دیئے جائیں گے اور ہر ایک کمرے میں ایک ارب دوزخی ہونگے۔ وُہ اس طرح بند ہونگے۔ جس طرح اینٹیں آتشدان میں لگائی جاتی ہیں۔ یا جس طرح لکڑی چھت میں چسپاں کی جاتی ہے۔ یا جس طرح بھُونتے وقت مچھلی میں نمک لگا دیتے ہیں۔ یا جیسے بھیڑ مذبح میں ہوتی ہے۔

جہنمی اپنے ہمسایہ سے نفرت کریں گے۔ اور ان میں باہمی وُہ دشمنی ہوگی۔ کہ بس چلے۔ تو ایک دوسرے کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں اور دانتوں سے بوٹیاں چبا ڈالیں۔ اولوالعزمانہ جوش۔ آرام و آسائش کی ملکہ۔ زندگی کا آفتاب دوزخ میں نام کو بھی نہ ملیگا دوزخ میں محبت کا نام و نشان نہیں۔ وُہ خودکشی کی آرزو کرینگے مگر اپنے آپ کو قتل نہ کر سکیں گے۔ وہاں موت میں زندگی ہے۔ اور ایسی موت ہے۔ جس کے لئے کبھی فنا نہیں:۔

انہیں گزشتہ اور آئندہ سے کوئی تسکین نہ ہوگی۔ نیند کبھی انہیں نہ آئے گی۔ موسموں کا اختلاف انہیں محسوس نہ ہوگا۔ ان کے پاس جنتری بھی ہوگی۔ نہ ستارے۔ دوزخ میں گھڑی نہیں ہے۔ ایک جہنمی یکایک۔ اپنی مصیبت کے بستر سے سر اٹھا کے دریافت کرے گا۔ کہ کیا وقت ہے۔ ایک آواز اس کے جواب میں تاریکی سے پیدا ہوگی۔ اور کہے گی۔ کہ مداومت۔ اگرچہ دوزخ میں کوئی گھڑی نہیں ہے۔ پھر بھی انہیں علم اور حس کی ایک گھڑی دی جائے گی۔ جس سے ہر وقت وُہ اپنے تکالیف اور مصائب کا اندازہ کر سکیں گے۔ مریض رات بھر اپنے بستر پر کروٹیں بدلا کرتا ہے۔ اور رات کی گھڑیاں گنتا ہے۔ آخر اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شب نے کُوچ کیا۔ رفتہ رفتہ پرندے چہچہانے لگتے ہیں۔ اور آفتاب بھی سامنے سے طلوع ہوتا ہُوا دکھائی دیتا ہے۔ اس مریض کی تکلیف میں کسیقدر کمی آجاتی ہے۔ اور تھوڑی دیر اسکی آنکھ لگ جاتی ہے۔ مگر ان میں سے ایک چیز بھی دوزخ میں نہ ہوگی۔ نہ دوزخ میں طلوعِ آفتاب ہوگا۔ اور نہ نیند۔ نہ شب کی شبنم۔ نہ پرندوں کا شیریں گانا۔ ہاں اگر ہوگا۔ تو شیطان۔ تاریکی۔ شکستہ خاطری اور مایوسی:۔

جو تاجر کہ اپنے ہمسایوں کے ہاتھ اپنا مالِ تجارت گراں قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ ان کے لئے اس قسم کی دوزخ ہوگی۔ کہ جس کوٹھڑی میں وُہ قید کئے جائیں گے۔ اس کا دروازہ صرف اتنا بڑا ہوگا۔ کہ ایک چھوٹی سی چوہیا گھُس جائے۔ مگر جانے کے بعد وُہ بھی نہ نکل سکے گی۔ اسی دردناک کوٹھڑی میں وہ شاعر قید کئے جائیں گے۔ جنہوں نے کسی کی ہجو کی ہوگی۔ اور وُہ لوگ جو اپنے عالی نسب اور حسب اور جلیل القدر عہدے پر فخر کریں گے۔ ان کا قیام بھی اسی کوٹھڑی میں ہوگا۔ تمام نجومی کا فراسی آتش خیز مقام میں ہمیشہ کے لئے رکھے جائیں گے۔

سنہ ۱۶۲۰ء میں ایک کتاب شائع ہُوئی تھی۔ جس کا نام "ڈیکر کا خواب" تھا۔ اس کتاب میں مصنف لکھتا ہے۔ کہ جب میں نے رُوحانی گھوڑے پر سوار ہو کر دیکھا۔ تو کھولتے ہُوئے پانی کے چشمے۔ اور پگھلے ہُوئے دھات کے دریا بہہ رہے تھے۔ اور ان میں دوزخی نالہ و بکا کی صدائیں بلند کر رہے تھے۔

ملٹن کا دوزخ کے متعلق بیان ہے۔ کہ

ایک جنوبی قطبی ملک۔ آگ اور برف سے پُر خوفناک اولوں۔ اور ہمیشہ جلنے والی گندھک سے بھرا ہُوا۔ اس کا فاصلہ آسمان سے ہمارے سلسلہ دُنیا کے تین نصف قطروں کے برابر۔ شیطان کا قد آسمان تک پہونچتا ہے۔ چار ناری دریا کا فروں کے علم الٰہی سے نکلے ہیں۔ اس جغرافیائی صورت میں گیتہ بھی اس کا ہم زبان ہے۔ اور لکھتا ہے۔ کہ دوزخ کے دروازوں پر گناہ اور موت کا پہرہ ہوگا۔ اور جن کی صُورت دیکھتے ہی جہنمی ان کی اصلی حقیقت سے واقف ہو جائیں گے:۔

سارے ہندوستان میں سیرت النبی کے شاندار جلسے

ضلع جالندھر میں جلسے

۸ نومبر بسانی راجپوتاں ۔ تلونڈی راجپوتاں ۔ اپرہ اور بگلور میں جلسے کئے گئے ۔ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا ۔ خاکسار نصیر الدین ؛

پنڈی بھٹیاں (گوجرانوالہ) میں جلسہ

زیر صدارت جناب چوہدری محمد حسین صاحب ۔ ایل ایل بی وکیل جلسہ منعقد ہوا ۔ ماسٹر غلام محمد صاحب ۔ چوہدری علی محمد صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں ۔ غیر مذاہب کے لوگ بھی شامل جلسہ تھے ۔ خاکسار محمد مراد ؛

کلو سوہل (گورداسپور) میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا ۔ خاکسار نے تقریر کی ۔ جسے لوگوں نے توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا ۔ خاکسار حسن محمد ؛

گڑھی افغاناں میں جلسہ

لوگ خاصی تعداد میں جمع ہو گئے ۔ میں نے اور صوفی محمد یعقوب صاحب نے تقریریں کیں ۔ خاکسار عطاء الرحمٰن مولوی فاضل ؛

مجھور میں جلسہ

زیر صدارت نمبردار صاحب دیہہ جلسہ ہوا ۔ اور محمد علی خانصاحب نے تقریر کی ؛ (نامہ نگار)

بھگور میں جلسہ

عبد الرحمٰن خانصاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا ۔ عبد المجید خانصاحب ۔ اور چوہدری محمد اکرم خانصاحب نے تقریریں کیں ۔

(نامہ نگار)

ساوئنہ میں جلسہ

جلسہ ہوا جس میں عبد الرحمٰن خان ۔ اور محمد اکرم صاحبان نے تقریریں کیں ۔ (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ اٹھوال کے زیر اہتمام جلسے

جماعت احمدیہ اٹھوال کے مخلصین نے مندرجہ ذیل دیہات میں سیرت نبوی پر جلسے منعقد کرائے ۔

اٹھوال ۔ شاہ پور سرداراں ۔ دادو والہ ۔ مالو گل ۔ کالا گوندہ ۔ اگروکھیڑہ ۔ بھڈال ۔ نانو ہارتی ۔ خاکسار محمد رمضان ؛

اٹھوال میں خواتین کا جلسہ

حشمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری باغ دین صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا ۔ اور منیر بیگم صاحبہ نے تقریر کی سامعات پر اچھا اثر ہوا ۔ (نامہ نگار)

سری پار ضلع پوری میں جلسہ

مہاشہ جاتن سیٹھی کی صدارت میں جلسہ ہوا ۔ اسمٰعیل خانصاحب عبد العزیز خانصاحب ۔ پنڈت بال کرشن جینا صاحب ۔ اور خاکسار نے تقریریں کیں ۔ خاکسار کالیخاں ؛

گاہلڑیاں میں جلسہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مولوی عبد العزیز صاحب ۔ اور مولوی عبد الرحیم خانصاحب نے تقریریں کیں خاکسار محمد حسین

عالمہ میں جلسہ

۸ نومبر مولوی عبد العزیز صاحب ۔ اور مولوی محمد صالح صاحب نے تقریریں کیں ۔ خاکسار بدر الدین

پچھرا میں جلسہ

تمام گاؤں کے افراد کے سامنے مولوی محمد صالح صاحب نے مؤثر تقریر کی ۔ خاکسار عبد العزیز ؛

پٹنہ میں جلسہ

انجمن اسلامیہ کے ہال میں بصدارت مولانا ظہیر الدین احمد صاحب ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ۔ حاضری تقریباً ڈیڑھ ہزار نفوس کی تھی ۔ پرنسپل ڈی این سین ایم ۔ اے نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی زندگی پر تبصرہ کیا ۔ اور بتایا ۔ کہ آپ اس لئے مبعوث ہوئے تھے ۔ تا دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم کریں ۔ آپ کے بعد شریجیت بابو راجندر صاحب نے ایک مدلل تقریر کی ۔ اور کہا ۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ایک معجزانہ زندگی تھی ۔ اور آپ کو بے انتہا روحانی طاقت حاصل تھی ۔ آپ کے بعد مولانا حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بادشاہت پر ایک معرکۃ الآراء تقریر کی ۔ خاکسار سید اختر احمد ؛

سیالکوٹ میں جلسہ

۸ نومبر مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا جس میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک مؤثر تقریر فرمائی ۔ خاکسار حکیم محمد ابراہیم ؛

خود پور (لاہور) میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ کیا گیا ۔ جس میں نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے بعض مضامین پڑھکر سنائے ۔ خاکسار محمد اشرف

پھیروچیچی میں جلسہ

بصدارت میاں عبد اللہ صاحب امیر جماعت جلسہ منعقد ہوا مولوی سلطان علی صاحب ۔ مولوی محمد حسن صاحب ۔ اور خاکسار نے تقریریں کیں ۔ جلوس بھی نکالا گیا ۔ خاکسار محمد جلال الدین

بہاولپور میں جلسہ

۸ نومبر دربار کے قریب ایک وسیع میدان میں بصدارت جناب پروفیسر غلام حسین صاحب جلسہ منعقد ہوا ۔ تلاوت و نعت خوانی کے بعد مقامی آریہ سکول کے ہندو ہیڈ ماسٹر صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی پر دلپذیر تقریر کی ۔ آپ کے بعد مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی عبد الاحد صاحب نے مؤثر تقاریر کیں ۔ خاتمہ پر صاحب صدر نے حاضرین اور پولیس کے انتظام کا شکریہ ادا کیا ۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا ۔ (نامہ نگار)

منٹگمری میں خواتین کا جلسہ

زیر صدارت اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد دین صاحب قادر منزل میں سیرت النبی کے متعلق جلسہ منعقد ہوا ۔ عاجزہ نے تلاوت قرآن ۔ اور مبارکہ بیگم صاحبہ نے نعت خوانی کی ۔ اس کے بعد فاطمہ بیگم صاحبہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر ۔ عاجزہ نے شریعت کاملہ پر ۔ مبارکہ بیگم صاحبہ نے لڑکیوں پر اسلام کے احسانات پر اپنے اپنے مضامین سنائے ۔ اہلیہ صاحبہ عزیز احمد صاحب ۔ عظمت سلطان صاحبہ ۔ بشیرہ بیگم صاحبہ اور آمنہ بیگم صاحبہ نے الفضل کے خاص نمبر سے مضامین پڑھکر سنائے ۔ بہت سی بہنوں نے نظمیں پڑھیں ۔ بعد ازاں مٹھائی تقسیم ہوئی ۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا ۔ عاجزہ محمودہ بیگم ؛

موضع کاہل (اٹک) میں جلسہ

زیر صدارت محمد عبد الخالق خانصاحب ہیڈ ماسٹر جلسہ منعقد ہوا محمد داؤد خانصاحب ۔ محمد اکرم صاحب اور شاہ نواز صاحب نے تقریریں کیں ۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر کی ۔ (نامہ نگار)

گنڈاکسر میں جلسہ

زیر صدارت مولوی نور احمد صاحب جلسہ منعقد ہوا ۔ ہیڈ ماسٹر صاحب ۔ خاکسار اور صاحب صدر نے تقریریں کیں ۔ خاکسار غلام محمد مدرس ؛

ٹھٹھہ میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا ۔ مولوی محمد علی صاحب ہیڈ ماسٹر اور خاکسار نے تقریریں کیں ۔ خاکسار محمد عبد الرحمٰن ؛

ڈھوک نندرک (اٹک) میں جلسہ

زیر صدارت مولوی عبد الحکیم صاحب جلسہ منعقد ہوا ۔ اور دو اصحاب نے لیکچر دئے ۔ خاکسار محمد عبد اللہ ؛

اورنگ آباد میں جلسہ

زیر صدارت مولوی گلاب شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا ۔ اور مولوی عبد الرؤف صاحب نے تقریر کی ۔ (نامہ نگار)

کھنڈہ (اٹک) میں جلسہ

بصدارت حافظ غلام محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ اور بعض اصحاب نے تقریریں کیں۔ خاکسار محمد یاسین شوق

ننھیال میں جلسہ

۸ نومبر مولوی سید حسین صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر رہا۔ (نامہ نگار)

منگیال میں جلسہ

زیر صدارت محمد اکبر خان صاحب جلسہ ہوا۔ سلیمان خانصاحب اور کرم خانصاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

مصنال میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا۔ جس میں کرم خانصاحب نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

خیلٹہ میں جلسہ

زیر صدارت جناب باغ حسین شاہ صاحب جلسہ ہوا۔ اور پانچ احباب نے تقریریں کیں (نامہ نگار)

ننھی سیداں میں جلسہ

بصدارت سید غلام شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جناب امام الدین صاحب۔ اللہ دتا صاحب۔ خاکسار اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ خاکسار صاحب خان ہیڈ ماسٹر

کوٹ گلہ میں جلسہ

زیر صدارت جناب حکیم سید باغ حسین شاہ صاحب۔ جلسہ ہوا۔ اور دو اصحاب نے تقریریں کیں خاکسار غلام حیدر شاہ

سیالکوٹ میں خواتین کا جلسہ

زیر صدارت محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ نے تلاوت قرآن کی۔ محترمہ معراج بیگم صاحبہ۔ اور عزیزہ امۃ المہدی صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ استانی سیدہ و رفعت صاحبہ سیدہ نعیمہ صاحبہ۔ استانی نذیر صاحبہ۔ اور محترمہ اقبال بیگم صاحبہ نے الفضل کے خاتم النبیینؐ نمبر سے مضامین پڑھکر سنائے۔ عاجزہ اور سیدہ فضیلت صاحبہ سکرٹری لجنۃ اماء اللہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخلاقی تعلیم پر تقریریں کیں۔ حاضرات کی تعداد دو سو کے قریب تھی۔ خاکسار سید محمودہ حامد

کراچی میں جلسہ

بصدارت جناب شیخ محمد صدیق صاحب جلسہ ہوا۔ ایک معزز غیر مسلم این۔ ڈی ملک صاحب۔ بابو اللہ داد خاں صاحب۔ اور مولوی احمد یار صاحب نے تقریریں کیں۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ خاکسار عبد الحکیم۔

ماہی کابھاں (سندھ) میں جلسہ

۸ نومبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق جلسہ کیا گیا جس میں میں نے تقریر کی۔ خاکسار محمد پریل

بھرت پور (بنگال) میں جلسہ

حافظ محمد طیب اللہ صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں صاحب صدر اور میں نے تقریریں کیں۔ خاکسار غلام قدوس

کوٹ رانجھا (جالندھر) میں جلسہ

۸ نومبر جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد لقمان صاحب نے شریعت کاملہ پر تقریر کی۔ (نامہ نگار)

پلیاں کلاں میں جلسہ

زیر صدارت جناب عبد اللہ صاحب جلسہ ہوا۔ اور سیرت نبوی پر تقریریں ہوئیں۔ (نامہ نگار)

گولڑوں (جالندھر) میں جلسہ

بصدارت اللہ بخش صاحب جلسہ ہوا۔ اور تقریر کی گئی (نامہ نگار)

کوٹ کپورہ میں جلسہ

میں نے اور مولوی عبد الرحمن صاحب اہل حدیث نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل سٹیشن ماسٹر۔

کنجور میں جلسہ

جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد شاہ صاحب۔ اور الٰہی بخش صاحب ہیڈ ماسٹر نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

میاں ڈھکی اور ڈھوک خنجر میں جلسہ

دونوں جگہ جلسے کئے گئے۔ اور کبیر خانصاحب نے تقریریں کیں۔ خاکسار الٰہی بخش۔

طرنگ میلہ میں جلسہ

زیر صدارت صوبے دار شیر علی خانصاحب جلسہ ہوا۔ میاں صاحب شاہ صاحب۔ میاں فقیر محمد صاحب۔ محمد غوث صاحب۔ صوبے دار عظمت خان صاحب۔ غازی خانصاحب۔ دوست محمد خانصاحب نقشبند صاحب۔ حیات محمد صاحب۔ اور عاجز نے تقریریں کیں۔ خاکسار محمد خاں۔

موضع موچی شہر میں جلسہ

زیر صدارت محبوب خانصاحب جلسہ ہوا۔ سیدان گل صاحب محمد گل صاحب۔ حاجی خانصاحب۔ محمد یاسین صاحب۔ فیروز خاں صاحب۔ دیوان شاہ صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ خاکسار نور خاں۔

ڈھوک مرزا میں جلسہ

زیر صدارت فتح خان صاحب جلسہ ہوا۔ میاں اسماعیل صاحب فتح خانصاحب۔ گلستان خانصاحب۔ مستان خانصاحب۔ فقیر محمد صاحب۔ فیروز خانصاحب اور عاجز نے تقریریں کیں۔ خاکسار نور حسین۔

بھیرہ میں جلسہ

بصدارت جناب پیر بادشاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ جلسہ منعقد ہوا۔ اور مولوی عبد المنان صاحب مولوی فاضل نے شریعت کاملہ پر تقریر کی۔ خاکسار خادم حسین خادم

کوٹ قیصرانی (ڈیرہ غازیخاں) میں جلسہ

۸ نومبر زیر صدارت سردار شیر بہادر خانصاحب جلسہ منعقد ہوا۔ غلام قادر خانصاحب اور محمد خانصاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

کوٹ قیصرانی میں خواتین کا جلسہ

بصدارت جناب اہلیہ صاحبہ سردار امام بخش خانصاحب تمندار مرحوم جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں دختر سردار غلام محمد خان۔ اور مولوی محمد خان صاحب مولوی فاضل نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

کوٹ چھٹہ میں جلسہ

زیر صدارت سلطان محمود صاحب جلسہ ہوا۔ مولوی امیر علی صاحب۔ اور فیض الٰہ صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

موچی کرڑی میں جلسہ

زیر صدارت صوبیدار صاحب زرین خان جلسہ ہوا۔ میاں خان صاحب فیروز خانصاحب۔ محمد خانصاحب۔ بہاول الدین صاحب۔ اعظم خانصاحب سمندر خانصاحب اور عاجز نے تقریریں کیں۔ عبد الرزاق مدرس۔

لکڑمار میں جلسہ

زیر صدارت سکین خانصاحب صوبیدار جلسہ ہوا۔ فتح شیر صاحب۔ صالحین صاحب۔ سکندر خان صاحب۔ کنجیر خانصاحب گل دین صاحب۔ گل خانصاحب مستان خانصاحب۔ عظمت خانصاحب اور عاجز نے تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر کی۔ اللہ داد خاں مدرس۔

بھنڈر (توڑہ) میں جلسہ

زیر صدارت میر زمان صاحب جلسہ ہوا۔ مولوی صاحب زمان صاحب۔ مولوی محمد لطیف صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

گلیال کلاں میں جلسہ

زیر صدارت محمد حسین صاحب جلسہ ہوا۔ تین احباب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

نیروبی میں جلسہ

زیر صدارت خواجہ شمس الدین صاحب جلسہ ہوا۔ مولوی نظام الدین صاحب۔ جناب علی محمد صاحب۔ سردار گیان سنگھ صاحب۔ محمد عارف صاحب۔ مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل۔ پنڈت تارا سنگھ صاحب۔ ملک عبد العزیز صاحب مولوی فاضل اور مسٹر ٹامسن نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

دومیل (اٹک) میں جلسہ

زیر صدارت ملک نواب خاں صاحب جلسہ ہوا۔ مولوی محمد نور عالم صاحب۔ اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

روڑ خورد میں جلسہ

بصدارت میاں فضل الٰہی صاحب جلسہ ہوا۔ اور غلام حید صاحب نے تقریر کی۔ (نامہ نگار)

تبلیغی تنظیم ضلع گورداسپور

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء زیر صدارت جناب مرزا عبدالحق صاحب وکیل۔ شیخ محمد حسین صاحب پوسٹماسٹر گورداسپور کے مکان پر ضلع گورداسپور کی تبلیغی تنظیم کے لئے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل احباب موجود تھے۔

قادیان:
۱۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری
۲۔ ملک نورالدین صاحب
۳۔ بابو ایوب احمد صاحب
۴۔ منشی الطاف خان صاحب
۵۔ منشی عبدالعزیز صاحب
۶۔ منشی محمد الدین صاحب ملتانی

۷۔ منشی عبدالغنی صاحب۔ ادھلہ
۸۔ چوہدری محمد رمضان صاحب۔ اٹھوال

بھنگواں:
۹۔ میاں مرید احمد صاحب
۱۰۔ چوہدری فضل محمد صاحب
۱۱۔ میاں محمد الدین صاحب

گورداسپور:
۱۲۔ شیخ محمد حسین صاحب
۱۳۔ مرزا عبدالحق صاحب
۱۴۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۱۵۔ قاضی محمود الحسن صاحب
۱۶۔ شیخ محمد عمر صاحب
۱۷۔ چراغ الدین صاحب

۱۸۔ شیخ عظیم اللہ صاحب ۔ ۔ ۔ فیض اللہ چک
۱۹۔ شیخ گلاب الدین صاحب ۔ ۔ ۔ کلانور

سب سے پہلے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے نائب مہتمم تبلیغ کے انتخاب کے متعلق تقریر کی۔ اور اسی طرح منشی محمد الدین صاحب ملتانی نے بھی تبلیغ کی اہمیت کے متعلق پرجوش تقریر کی۔ اور آخر کار مندرجہ ذیل عہدیداروں کا اتفاق رائے سے انتخاب ہوا

۱۔ مرزا عبدالحق صاحب نائب مہتمم تبلیغ ضلع گورداسپور
۲۔ مولوی چراغ الدین صاحب انسپکٹر تبلیغ تحصیل گورداسپور
۳۔ سید ڈاکٹر غلام غوث صاحب پنشنر انسپکٹر تبلیغ تحصیل بٹالہ
۴۔ مولوی عبدالکریم صاحب انسپکٹر تبلیغ تحصیل پٹھان کوٹ
۵۔ تحصیل شکر گڑھ کے لئے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ مولوی محمد عبداللہ صاحب عربی ماسٹر کو مقرر کیا جائے۔ لیکن پہلے مولوی صاحب مذکور سے دریافت کر لیا جائے؛

یہ انتخاب منظور ہے۔ اس کے مطابق عمل درآمد کیا جائے؛

(قائمقام ناظر دعوت و تبلیغ)

قبول اسلام

سید محمد یوسف صاحب نیر دہلی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ کہ ادھوری دینی تعلیم اور پھر کچھ عرصہ عیسائیوں کی مجلس میں رہنے سے میں دین عیسوی میں داخل ہو گیا تھا۔ مگر بعد میں اسلامی لٹریچر کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ حقیقت میں ہدایت کا چشمہ صرف اسلام ہی ہے۔ اور عیسائیت اس کے مقابلہ میں صرف ایک گندی اور بدبودار پانی کی طرح ہے۔ اس لئے میں عیسائیت سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ اور آپ کے ہاتھ پر دوبارہ اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت بخشے۔ اور میری کمزوریوں پر پردہ پوشی فرمائے۔ اور مجھے ایسا نمونہ [illegible]

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی معرکۃ الآرا تصنیف چھپ گئی

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم حصہ دوم

یہ وہ محققانہ تصنیف ہے جسکے لئے احباب جماعت مدت سے چشم براہ تھے۔ اور اس کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی کئی بار فرما چکے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی سوانحعمریاں چھپی ہیں یہ ان سے اچھی اور بہت اچھی ہے ہر ایک احمدی دوست کو چاہیئے۔ کہ اس گرانبہا کو منگوا کر پڑھے۔ اور اپنی معلومات اور عرفان میں اضافہ کرے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے جس تحقیق اور محنت کے بعد اسے تحریر فرمایا ہے۔ وہ انہی کا حصہ تھا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اس میں جن مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ وہ واقعی اپنے اندر اچھوتا رنگ رکھتے ہیں۔ عام اشاعت کی خاطر قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ دوست آسانی کے ساتھ خرید سکیں۔ تختی کلاں کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ لکھائی جلی اور خوشخط۔ چھپوائی نفیس اور دیدہ زیب حجم تقریباً پونے چھ سو صفحہ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف دو روپے آٹھ آنہ۔ مجلد کی تین روپے۔ حصہ اول کی قیمت عہ ہے؛

ہندو راج کے منصوبے حصہ دوم: یہ اس معرکۃ الآرا تصنیف کا دوسرا حصہ ہے جو گذشتہ سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوئی۔ اس کی قبولیت کا بھی یہ عالم ہے کہ ایک ماہ کے اندر کئی بار چھپوانی پڑی۔ حجم ۲۲۰ صفحات فی نسخہ ۱؎ ایک روپے کے تین۔ سو کی قیمت بیس روپے جلد منگوا لیجئے۔ ورنہ چوتھے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ باہمی مل کر زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوائیں۔ تاکہ محصول اور قیمت میں بھی رعایت ہے؛

کشمیر کے حالات: یہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مرتب کروایا۔ اور ٹریکٹ پونے دوسری بار مع مناسب ترمیم و اضافہ کے شائع کیا ہے۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ اس کو منگا کر کثرت سے مسلمانوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ انہیں کشمیر کے ۳۲ لاکھ مظلوم مسلمانوں کی مظلومی و تباہ حالی کا علم ہو۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ حجم ۳۲ صفحہ قیمت ۸؎ سینکڑہ؛

ملنے کا پتہ:۔ **بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

عراق ریلوے

اسلام کے مقدس مقامات نجف - کربلا - بغداد - کاظمین اور سمارہ کی زیارت کے لئے عراق ریلوے سب سے زیادہ آرام دہ - سب سے زیادہ کم فاصلہ - اور سب سے زیادہ کم خرچ راستہ ہے - مکہ - مدینہ اور مشہد کو جاتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے - عراق کے مقدس مقامات کی زیارت کریں - اور اسطرح دو مختلف زیارتوں کے اخراجات سے بچیں - زائرین کے لئے خاص سہولتیں اور تخفیف شدہ کرائے رکھے گئے ہیں سپیشل کوپن ٹکٹ جو ایک سو پچاس یوم کے لئے قابل استعمال ہوتے ہیں - اور جن کے ساتھ پچاس کلو ز وزن بھی لیجایا سکتا ہے حسب ذیل شرح پر دستیاب ہو سکتے ہیں

بصرہ سے کربلا - وہاں سے کاظمین - بغداد - اور واپسی بصرہ - سیکنڈ کلاس -/۸/۶۳ تھرڈ کلاس -/۱/۳۰ مذکورہ بالا سفر میں اگر سمارہ اور وہاں سے واپسی بھی شامل کی جائے - تو سیکنڈ کلاس -/۱/۸/۷ تھرڈ ۴۴ تین سال سے کم عمر بچے مفت - اور ۱۲ سال سے کم عمر کے لئے نصف کرایہ عراق کے کسی اسٹیشن تک جانے اور آنے کے لئے یکطرفہ ٹکٹ بھی مل سکتے ہیں - بصرہ سے کربلا ۱۷ گھنٹہ کا راستہ ہے - اور بصرہ سے بغداد ۱۴½ گھنٹہ کا راستہ - تمام اہم مقامات مقدسہ کے درمیان روزانہ ریل گاڑیاں چلتی ہیں -

بغداد سے براستہ موصل دنبی یونس نصیبین البیپونک - پھر وہاں سے استنبول براستہ دمشق یروشلم - پورٹ سعیدہ قاہرہ اور سویز سے جدہ - مکہ مدینہ جانے کے لئے اول اور دوم درجہ کے مسافروں کے لئے ہفتہ میں دو بار مشترکہ گاڑی اور موٹر سروس کا انتظام ہے ٹکٹ مفت پمفلٹ اور تمام معلومات حسب ذیل پتوں پر دریافت کی جاسکتی ہیں -

(۱) مولوی محمد باقر جی - حاجی دیوجی کا مسافر خانہ جیل روڈ عمر کھاڑی بمبئی
(۲) مسٹر اے - ای - لوٹیا کوئی دادا مانڈی بمبئی -
(۳) آنریری سکرٹری فیض پنجتنی پالاگلی بمبئی -
(۴) مسٹر حبیب حاجی رحمۃ اللہ کھارادور کراچی ؛
(۵) مسٹر عبد العلی عیسیٰ جی بیپر روڈ کراچی -
(۶) آنریری سکرٹری فیض پنجتنی گوڈی گارڈن کراچی

میسرز نظامیہ مسلم ایکسپریس کمپنی نداد اول حیدر آباد دکن

یا

دی ایجنٹ گورنمنٹ ریلویز

عراق امر چند بلڈنگ بیلرڈ سٹیٹ
بمبئی

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی سیکھئے

مسٹر جی - ایم - مہتہ - ایف ایس - ڈی - ایس - سی ٹی - ایس - ڈی - (انگلینڈ) ایم - آئی - ایس - ڈی - ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا - کتاب مجلد و خوبصورت قیمت حصہ اول مبلغ ایک روپیہ چار آنے -

محصول ڈاک بذمہ خریدار

منیجر اردو شارٹ ہینڈ

بک ڈپو

بٹالہ

پنجاب

قابل فروخت زمین

ایک قطعہ زمین متصل قدیم آبادی قادیان دشرقی جانب پل بہشتی مقبرہ ایک کنال دو مرلہ - قطعہ دوم قریباً چھ کنال - دار الرحمۃ میں - برلب سڑک پختہ - خریدار احباب ح - ق - معرفت **دفتر الفضل** دریافت طلب امور بذریعہ جوابی کارڈ دریافت کریں - یا بالمشافہ گفتگو کریں ؛

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

تعطیلاتِ کرسمس کے رعایتی ٹکٹ

کرسمس کی تعطیلات - اور نوروز کے رعایتی واپسی ٹکٹ ۴ جنوری ۱۹۳۲ء تک قابل استعمال ہوں گے - اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں پر ۱۱ دسمبر سے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۱ء تک جاری ہوتے رہیں گے - بشرطیکہ مسافت یکطرفہ ۵۰ میل سے زیادہ ہو - یا کم از کم اس فاصلہ کے لئے رعایتی کرایہ ادا کر دیا جائے -

واپسی ٹکٹوں کی شرح رعایت

اوّل و دوم درجہ کے ٹکٹ	۱ ½	کرایہ یکطرفہ ؛
درمیانہ درجہ	۱ ½	"
تیسرا درجہ	۱ ⅔	

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس - چیف کمرشل منیجر لاہور ۱۶ نومبر ۱۹۳۱ء

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا گورنمنٹ میں رجسٹرڈ ہے کارکن احمدی ہیں

سردی کا موسم آگیا ہے - امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) کوٹوں کی سربند گانٹھیں منگوا کر فروخت کرنے والا بیوپاری صرف موسم سرما میں سال بھر کی روزی پیدا کر سکتا ہے جلد منگواؤ - فروخت کرو - اور فائدہ اٹھاؤ - ہر حصہ ملک سے آرڈر آرہے ہیں -

نرخ حسب ذیل ہیں - کرایہ مال گاڑی ہم دیں گے

قسم کوٹ	تعداد کوٹ فی گٹھڑی	قیمت درجہ اول	قیمت درجہ دوم
مردانہ ہاف کوٹ	۱۰۰ عدد	۱۹۵ روپے ۰ — ۰ —	۱۵۰ — ۰ — ۰
مردانہ اوورکوٹ	۵۰ "	۱۸۰ — ۰ — ۰	۱۴۰ — ۰ — ۰
چیسٹر مردانہ کوٹ	۵۰ "	۱۲۵ — ۰ — ۰	۹۰ — ۰ — ۰
واسکٹ	۳۰۰ "	۱۳۰ — ۰ — ۰	۱۰۵ — ۰ — ۰
واسکٹ لڑکوں کے	۳۰۰ "	۹۵ — ۰ — ۰	۸۵ — ۰ — ۰
لڑکوں کے اوورکوٹ	۶۰	۱۲۰ — ۰ — ۰	۸۵ — ۰ — ۰

درجہ سوئم کا کم قیمت مال بھی ہے - لیڈیز کوٹ - فراک کوٹ - فوجی کوٹ کمبل گرم چادر ہر قسم موجود ہیں بذریعہ آرڈر بھیجئے سردی شروع ہو گئی ہے - خط و کتابت میں وقت اور موسم ضائع نہ کیجئے - آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہیئے

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱ - ہمارا تار کا پتہ رجسٹرڈ شدہ پتہ { Amecom Bombay. تار کا پتہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— پرائیویٹ سیکرٹری گورنر پنجاب نے ہز ایکسیلنسی کے ایما سے حسب ذیل پیغام شائع کیا ہے۔ اس وقت تخفیف کا سوال نہایت اہم ہے۔ اس لئے ہز ایکسیلنسی تجویز کرتے ہیں۔ کہ اس سال اہل کرسمس اور نوروز کے موقعہ پر مبارکباد کے کارڈ پیغام اور تار نہ بھیجے جائیں۔ کیونکہ اس تجویز پر عملدرآمد کرنے سے جب تک اقتصادی حالت نہ سدھرے بہت سے غیر ضروری مصارف سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

—— حکومت ہند نے مختلف یونینوں کو مطلع کیا ہے۔ کہ محکمہ تار اور ڈاک کے عملہ کی تنخواہ میں مجوزہ تخفیف پر دوبارہ غور و خوض کرنا ناممکن ہے۔ یونینوں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ حکومت کا یہ فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔

—— لکھنؤ۔ یو۔ پی نے حال میں سرکاری بیان شائع کر کے کساد بازاری کے پیش نظر آبیانہ کی شرحوں میں کمی کر دی ہے مجوزہ تخفیف شدہ شرحیں ایک سال تک نافذ رہیں گی۔ اس کے بعد صورت حالات پر دوبارہ غور و خوض کیا جائیگا۔

—— سری نگر ۲۸ نومبر فی الحال گلینسی کمیشن بقیہ شکایات کی سماعت کر رہا ہے کیونکہ جدید درخواستیں پیش کرنے کے لئے جو تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ وہ ابھی تک منقضی نہیں ہوئی اس لئے گواہوں کے بیانات قلمبند کرنے شروع نہیں کئے گئے۔

—— نئی دہلی۔ ۲۸ نومبر معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ کشمیر دوشنبہ سے چہارشنبہ تک ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے مہمان رہیں گے۔ اور صورت حالات کے متعلق وائسرائے کے ساتھ تبادلہ خیالات کریں گے۔ اس سے پیشتر معاملات کشمیر کے متعلق ہندو مسلمان وفود وائسرائے سے ملاقات کر چکے ہیں۔

—— پشاور ۲۸ نومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقامی خلافت کمیٹی کو حکم دیا ہے۔ کہ شہر کے قہوہ خانوں سے اجازت کے بغیر پکٹنگ اٹھا دیں لیکن خلافت کمیٹی نے اس حکم کے خلاف چیف کمشنر۔ حکومت ہند۔ انسپکٹر جنرل پولیس اور ارکان مجالس مقننہ کو احتجاجی تار بھیجے ہیں۔

—— اسسٹنٹ کمشنر چارسدہ نے زیر دفعہ ۱۴۴ دو ماہ کے لئے حکم امتناعی جاری کیا ہے۔ جس کے رو سے چارسدہ عدالت تحصیل اور سب جیل کے قریب علاوہ خالص مذہبی تقریروں کے تمام جلسے جلوس اور مظاہرے بند کر دیئے ہیں۔

—— لنڈن سے ۲۸ نومبر کی اطلاع ہے کہ توقع کی جاتی ہے۔ ہندوستان پہنچنے پر گاندھی جی اور ان کے رفقائے کار کو گرفتار کر لیا جائیگا۔ اور اگر مجلس عاملہ نے اجلاس کرنے کا خیال کیا۔ تو اسے بھی جبراً روک دیا جائیگا اور اس کے ارکان گرفتار کر لئے جائیں گے۔

—— ۲۸ نومبر کو ایسکس ہال لنڈن میں مسٹر بریلسفورڈ کے زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر سین گپتا۔ پنڈت مالویہ اور مسز سروجنی نائیڈو تقریریں کرنے والے تھے۔ صاحب صدر کی تقریر ختم ہوتے ہی ہندوستانی اشتراکیوں نے جلسہ میں اودھم مچا دیا۔ اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی۔ مقرروں کو دھکے دیکر باہر نکال دیا۔ اسی اثنا میں پولیس آگئی۔ اس نے تمام حاضرین کو باہر نکال کر ہال کو مقفل کر دیا۔

—— نئی دہلی۔ ۳۰ نومبر آج وائسرائے اور گورنر جنرل نے ایک اور آرڈیننس نافذ کیا ہے۔ اس کی رو سے تحریک دہشت انگیزی کو دبانے کے لئے بنگال گورنمنٹ اور اس کے افسروں کو خاص اختیارات دیئے گئے ہیں۔ فی الحال اس کا اطلاق چٹاگانگ پر ہوگا۔ مگر گورنر جنرل با جلاس کونسل بنگال کے دیگر اضلاع میں اس کی توسیع کر سکتے ہیں۔ تحریک دہشت انگیزی کے سلسلہ میں یا اسے فروغ دینے کے لئے جو جرائم کئے جائیں گے۔ ان کے متعلق سماعت کو جلدی ختم کرنے کے لئے بھی اس آرڈیننس کا استعمال کیا جائیگا۔ دہشت پسندوں کے گروہ کو گرفتار کر لینے کے لئے سول حکام کو فوجی امداد طلب کرنے کی اجازت ہوگی۔ افسروں کو مالک کو معقول معاوضہ دیکر اس کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ پر قبضہ کرنے کا اختیار ہوگا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ سڑک رستہ وغیرہ پر ٹریفک کو روک دے۔ ہر جگہ کی تلاشی لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس کے ماتحت جرم ناقابل ضمانت ہوں گے۔ جس شخص پر انارکسٹوں کی امداد کا شک ہوگا۔ اسے گرفتار کر لیا جائیگا

—— کلکتہ ۳۰ نومبر۔ آج گورنر بنگال نے ایک زبردست تقریر کی جس میں نئے آرڈیننس کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج سے صوبہ کے اکثر حصوں میں اس پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ اب انارکسٹوں اور دہشت پھیلانے والوں کو تیزی کے ساتھ گرفتار کر لیا جائیگا اور دہشت انگیزی کی تحریک کو ختم کر کے ہی دم لیا جائیگا

—— لاہور۔ ۳۰ نومبر آج پنجاب کونسل میں گورنمنٹ نے مزید پولیس رکھنے کے لئے دس لاکھ روپیہ کی ضمنی گرانٹ پیش کی۔ جو منظور کر لی گئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ سول نافرمانی کی روک تھام کے لئے ہے

—— ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ کوٹ دھرم چند متصل ترنتارن میں سکھوں نے ایک مسلمان کو تعمیر مسجد کی وجہ سے ہلاک کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں ۳۲ سکھوں اور ۱۹ مسلمانوں کے خلاف مقدمات زیر سماعت تھے۔ ۳۰ نومبر کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے فیصلہ سناتے ہوئے ۱۳ سکھوں کو مجرم قرار دیا ان میں سے دو سکھوں کو سات سات سال۔ تین کو پانچ پانچ سال اور آٹھ کو تین تین سال قید سخت کی سزائیں دیں۔ باقی ۱۸ بری کر دیئے گئے۔ ۱۹ مسلمانوں میں سے ۶ بری کر دیئے گئے۔ اور ۱۳ کو مجرم قرار دیتے ہوئے ایک ایک سو روپیہ جرمانہ بعدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں تین تین ماہ قید سخت کی سزائیں دیں۔

—— لاہور ۳۰ نومبر لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں گورنر نے اپنی تقریر میں تخفیف کے نتیجہ کے طور پر بھاری بجٹ کسانوں کو مالیہ کی فیاضانہ معافی اور گورنمنٹ کی طرف سے ہر طرح سے بچت کرنے کی پالیسی پر عمل کرنے کے مصمم ارادہ کا ذکر کیا۔

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب لاہور پہنچ گئے

ریلوے سٹیشن پر شاندار استقبال، احمدیہ ہوسٹل میں جلسہ

لاہور ۲۹ نومبر۔ آج ۸ بجے صبح فرنٹیر میل سے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا راؤنڈ ٹیبل کانفرنس یہاں پہنچ گئے۔ تمام اکابر و شرفاء میں آنریبل سردار سکندر حیات خان نواب مظفر خان۔ ملک خضر حیات خان اور بہت سے وکلاء بیرسٹر اور اسلامی اخبارات کے ایڈیٹر بھی شامل تھے۔ ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ چوہدری صاحب کو پھولوں کے اس قدر ہار پہنائے گئے۔ کہ کثرت کی وجہ سے کئی دفعہ اتارنے پڑے۔

۹½ بجے احمدیہ ہوسٹل ولٹن روڈ میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے چوہدری صاحب کے اعزاز میں بعض شرفاء شہر کو چائے کی پر تکلف دعوت دی گئی۔ چائے کے بعد امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ایک مختصر تقریر میں چوہدری صاحب کا خیر مقدم کیا۔ چوہدری صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ مسلم مندوبین نے انتہائی اتحاد و ہم آہنگی سے کام کیا ہے۔ اور اس اتحاد کی برکت یہ ہے۔ کہ انگلستان میں ان کی متحدہ رائے بے انتہا وقیع اور وزنی سمجھی جاتی ہے۔ ذمہ وار حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا رویہ شروع سے لے کر آخر تک بے حد معقول اور مدلل رہا الغرض سب پر ثابت ہو گیا کہ گفتگوئے مصالحت کی ناکامی کے ذمہ وار اغیار ہی ہیں مسلمان ہرگز نہیں۔ آخر میں آپ نے نوجوانوں کو نصیحت کی۔ کہ قوم کا مستقبل تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تم اس مستقبل کو شاندار بنانے کی تیاری کرو۔ اور نہایت پختہ سیرت پیدا کرو۔ کیونکہ دولت اور علم بھی سیرت کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریر کی جس میں نوجوانوں کو نہایت قیمتی نصائح کیں۔ انٹر کالجیٹ احمدیہ ایسوسی ایشن کے صدر کی طرف سے شکریہ کے بعد یہ صحبت اختتام کو پہنچی۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)